بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب صدر میری آج کی گزارشات کا موضوع ہے:

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا

حضرت مسیح موعودؑ کا الہام ہے

انی مھین من اراد اھانتک

جناب والا یہ الہام پورا یوں ہے:

انی معین من اراد اعانتک و انی مھین من اراد اھانتک

اس الہام کا ترجمہ پڑھ لینے سے بات بالکل واضح ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے پیارے! جو شخص بھی تیرے کام میں تیری اعانت کا ارادہ رکھے اور مدد کرے تو میں اس کی اعانت کروں گا اور جو کوئی بھی تیری اہانت پر کمر بستہ ہوگا، تجھے رسوا کرنے کی کوشش کریگا تو میں اسے ذلیل وخوار کر کے رکھ دوں گا۔

گاہے گاہے باز خواں قصہء پارینہ را

اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کو ایک بندے کے ساتھ مخصوص نہیں کیا جا سکتا بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جتنے بھی اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے اس دنیا میں آئے ان سب کے ساتھ اس کا یہی سلوک رہا کہ ان کے مددگاروں کی نصرت اسی کی طرف سے اترا کرتی ہے۔ اور ان کے مخالفین کو ذلت و رسوائی بھی اسی کی طرف سے آتی ہے تاکہ کوئی اس کے پیاروں کو نقصان نہ پہنچا سکے۔

ابتدائے آفرینش سے سنت اللہ ہے جس کا تذکرہ ہم نے آدم اور ابلیس کے قصہ میں دیکھا کہ جب ابلیس نے آدمؑ کی تخلیق پر اطاعت کا جوا اپنے سر پر رکھنے سے انکار کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف نہ صرف آدمؑ کی مدد فرمائی بلکہ ابلیس کو کبھی کافر اور کبھی ملعون اور کبھی مَھین یعنی ذلیل و رسوا قرار دے دیا۔

پھر جب حضرت ابراہیمؑ کا دور آیا تو بتوں کو پوجنے والے گروہ کو آپؑ کے سوال و جواب نے وہ ذلیل کیا کہ انہوں نے اپنی خفت مٹانے کیلئے آپؑ کو آگ میں جلا کر اپنی ذلت کی آگ ٹھنڈی کرنے کی کوشش کی۔ وہاں پر اللہ تعالیٰ کی اعانت ونصرت نے آواز لگائی کہ:

یانار کونی برداً و سلاماً علیٰ ابراھیم

کہ اے آگ تو میرے پیارے ابراہیمؑ کیلئے گل وگلزار ہو جا۔

یوں محبت کی کمک پہنچی تو ابراہیمؑ کو اور ذلت ملی تو دشمنان ابراہیمؑ کو۔

پھر موسیٰؑ اور فرعون کا قصہ آپ کو یاد ہوگا اور آگے آیئے تو حضرت عیسیٰؑ کے وقت میں دیکھئے کہ کیسے کیسے مظالم ان ظالموں نے آپؑ پر ڈھائے لیکن اللہ کی نصرت اور اعانت نے عیسیٰؑ کو ان لوگوں سے ہجرت کروادی یوں مخالفین ایک پاکباز وجود سے محروم ہو گئے۔ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰؑ اور ان کی والدہ محترمہ کا ذکر کس محبت اور پیار سے کیا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کے بعد اگر آپ اس جمیع کمالات کے حامل نبی کی زندگی پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ شجاعت اور بہادری کا وہ عظیم پیکر جب خدا کی توحید کا پرچم لئے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے تو اس

کی مخالفت میں ریگزارِ عرب کا ذرہ ذرہ پہاڑ بن کر سامنے آجاتا ہے، لیکن وہ توحید کا دامن تھامے نصرتِ الٰہی کے ساتھ وابستہ ہو جاتا ہے کہ تمام تر نصرت و اعانتِ خداوندی اسی سے وابستہ ہونے میں ہے، اور تمام تر ذلت اور اہانت اس دامن کو چھوڑنے میں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیروکاروں کے ساتھ کیا ہی برا سلوک کیا گیا، ان کے گلے گھونٹے گئے، اس کے سروں پر خاک ڈالی گئی، انہیں کانٹوں پر چلایا گیا، تپتی ہوئی ریت پر لٹایا گیا، چھاتی بھاری پتھروں سے کچلی گئی۔ حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا ہی واقعہ لے لیجئے کہ کیسے ان کو تپتے ہوئے صحرا میں گرم ریت پر لٹا کر زدوکوب کیا جاتا تھا ان کے سینے پر بھاری پتھر رکھ دیئے جاتے لیکن انہیں معلوم تھا کہ:

خدا رسوا کرے گا تم کو میں اعزاز پاؤں گا
سنو اے منکرو اب یہ کرامت آنے والی ہے

پھر وہی امیہ بن خلف غزوہء بدر میں کاٹ کر رکھ دیا گیا، ایسا ہی دشمنوں کے سردار ابوجہل کے ساتھ ہوا اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نصرت کرنے والوں نے فتحِ عظیم کا دن دیکھا اور رسوائی کی کوشش کرنے والوں میں سے اکثر سردارانِ قریش، بدر کے دن گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیئے گئے۔ ان میں ابوجہل بھی شامل تھا اور عتبہ اور شیبہ بھی۔

ہم سب جانتے ہیں کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے آج جب اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ قادیان کی چھوٹی سی گمنام بستی سے اٹھتا ہے اور نعرہء توحید بلند کرتا ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے کھڑا کیا ہے، اور اس نے یہ فرمایا ہے، کہ جو تیری اعانت پر کمربستہ ہوگا میں اس کی مدد کو پہنچوں گا اور جو تیرے خلاف آواز اٹھائے گا میں اس کو ذلیل و رسوا کر کے رکھ دوں گا۔ تو اس کے خلاف مسلمان علماء ہی کفر کے فتوے لگانا شروع کر دیتے ہیں۔ دیکھیں تو وہ کہتا کیا ہے، یہی نا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ لیکن لوگ کہتے ہیں کہ ہم تیری آواز کو قادیان میں ہی دبا دیں گے۔ لیکن کیا ہوا عزت کس کے حصے میں آئی اور ذلت کس کے؟ آج کہاں ہے محمد حسین بٹالوی کہ احمدیت کے شجر کو پھلتا پھولتا دیکھ سکے:

ایک شجر ہے جس کی شاخیں پھیلتی جاتی ہیں
کسی شجر میں ہم نے ایسی بات نہیں دیکھی

وہ عطاء اللہ شاہ بخاری آج ڈھونڈنے والی کسی آنکھ کو دکھائی نہیں دیتا جو قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کا دعویٰ لے کر بگولے کی طرح اٹھا کرتا تھا۔ خدا نے اس کی خاک اڑا دی۔

قصہء مختصر یہ کہ اہانت کی نیت سے اٹھنے والا خواہ مطلق العنان بادشاہ ہو یا کسی ملک کا کوئی ظالم ڈکٹیٹر حقیقت تو یہ ہے کہ جب بھی ہمارا مولیٰ ہماری نصرت اور اس کی اہانت کو پہنچا تو پھر نہ تو آسمان نے اس کو پناہ دی نہ زمین نے اس کو قبول کیا۔ یوں احمدیت کا پھریرا ساتویں آسمان پر شش جہات میں لہرانے لگا اور دشمن نے ہر ایک موڑ پر ناکامی کا منہ دیکھا جماعت کے ساتھ جو وعدے پورے ہو رہے ہیں وہی تو اعانت اور نصرت کی منہ بولتی تصویر ہے اور جو کچھ مخالفین کے ساتھ ہو رہا ہے وہی تو ذلت اور رسوائی کی بھیانک تصویر ہے۔ سچ ہے کہ:

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے